امراؤ- اچھا- ایکدن ہم آپ دونون چلین- ہان ایک شعر اور یاد آیا-

ہر چند اسمین آپ ہی بدنام کیون نہون
باز آئینگے نہ وہ مرا چرچا کیے بغیر

اور سنیے-

غیرون کو ہے ستم کے تقاضے کا حوصلہ
چھوڑینگے یہ نہ عشق کو رسوا کیے بغیر

رسوا- میری بھی غزل اسی طرح مین تھی- مگر خدا جانے کیا ہوئی- صرف وہ مقطع یاد رہگیا تھا
امراؤ- مقطع پھر سنائیے- کیا خوب کہا ہے-

رسوا سے کیون ملے ہو محبت جتا کے تم
چھوڑونگا اب نہ مین تمھین رسوا کیے بغیر

امراؤ- واقعی خوب کہا ہے مگر اسمین آپکے تخلص نے خاص لطف دیا-
رسوا- تخلص کا ذکر نہ کیجیے- ایک عنایت فرما کی عنایت سے شہر مین اب کئی رسوا موجود ہین- لوگ خواہ مخواہ اپنے اچھے خاصے تخلص چھوڑ کے رسوا ہوئے جاتے ہین-- وہ لوگ میرا نام نہین جانتے نہین تو کیا عجب ہے لوگ نام بھی بدل ڈالین- مگر مین تو خوش ہون اسلیےکہ انگریزی رسم کے موافق باپ بیٹون کا نام ایک ہی ہوتا ہے- یہ سب میرے روحانی فرزند ہین- جس قدر نسل ترقی کریگی میرا نام روشن ہوگا-

---

رسوا- لے اب ٹالیے نہ- جو کچھ مین نے پوچھا ہے وہ تو کہنا ہی پڑے گا-
امراؤ- کیا زبردستی ہے- کیا بے شرمی کی باتین آپ پوچھتے ہین ؟"
رسوا- بیاہ براتون مین گالیان گانے سے زیادہ بے شرمی نہوگی-
امراؤ- آپ کے لکھنؤ مین تو رنڈیان گالیان نہین گاتین- ڈومنیان البتہ گاتی ہین- وہ بھی عورتون ہین- دیہات مین رنڈیون کو گانا پڑتی ہین مردون مین- واقعی مرزا صاحب شہر ہو یا دیہات- یہ رسم تو کچھ اچھا نہین ہے-
رسوا- آپ کے کہنے سے اچھا نہین ہے- ہمنے اپنی ان آنکھون سے دیکھا ہے اور ان کانون سے سنا ہے اچھے اچھے شریف مرد آدمی عورتون مین کسی کے شوقیہ گالیان

سنتے ہین - مان بہنین ٹپی جا رہی ہین - اور یہ خوش ہین آنکھین کھلی جاتی ہین -
آج خدا نے یہ دن دکھایا - کاش خدا یہ دن نہ دکھاتا! - اسکے علاوہ برات کی رات بھر
اور صبح کی جو بیہودگیان باعصمت بہو بیٹیون مین ہوتی ہین - اوسکا ذکر بھی فحش سے خالی نہین
چوتھی کی شام کو جو دھینگا مُشتی اکثر نامحرم مرد اور بے باک عورتون مین ہوتی ہے اوسکا
ذکر ہی کیا - خیر ان باتون کو رہنے دیجیے - اپنی بیتی کہیے - ہم کوئی مُصلح قوم نہین جو ان
باتون پر نکتہ چینی کرین -

امراؤ - آپ نہ مانیے گا - لے سنیے -

جب سے بسم اللہ کی مِسّی ہوی اور خورشید جان اور امیر جان کے کارخانے دیکھے میرے
دل مین ایک خاص قسم کی اُمنگ پیدا ہوی - مینے دیکھا کہ ایک خاص رسم - جس سے مین بالکل
نا واقف تھی - کے ادا ہونے کے بعد بسم اللہ سے بسم اللہ جان اور خورشید سے خورشید جان
ہوگئین - بے باکی کی سند حاصل ہوگئی - آزادی کا خلعت مِل گیا - اب لوگ مجھے علحدہ سے
ہوگئے - مین اونکی نگاہون مین حقیر سی معلوم ہوتی تھی - وہ مردوون کے ساتھ بے تکلف
ہنسی مذاق کرنے لگی تھین - اونکے کمرے جُدا جُدا سج دیے گئے تھے - نواڑ سے پلنگ
دوڑیون سے کسے ہوئے - فرش پر سُتھری چاندنی کھنچی ہوی - بڑے بڑے نقشی پاندان
مغابہ - حسن دان - خاصدان - اوگالدان - اپنے اپنے قرینون سے رکھے ہوے - دیوارون
پر جلتی آئینے - عمدہ عمدہ تصویرین - چھت مین چھت گیریان لگی ہوئین - جسکے درمیان
ایک مختصر سا جھاڑ - اِدھر اودھر عمدہ ہانڈیان - سرِ شام سے دو کنول روشن - ہو جاتے
ہین - دو دو مہریان - دو دو خدمتگار - ہاتھ باندھے کھڑے ہین - خوبصورت - نوجوان
رئیس اودے ہر وقت دل بہلانے کو حاضر - چاندی کی گڑگڑی مُنہ سے لگی ہوی ہے -
سامنے پاندان کھُلا ہوا ہے - ایک ایک کو پان لگا کے دیتی جاتی ہین چہلین ہوتی جاتی
ہین - اوٹھتی ہین تو لوگ بسم اللہ کہتے ہین - چلتی ہین تو لوگ آنکھین بچھائے دیتے مین
ہین کہ کسی کی پروا ہی نہین کرتین - جو ہے اُنھین کے حکم کا تابع ہے - حکومت بھی وہ کہ
زمین آسمان ٹلجائے اِنکا کہنا نہ ٹلے - فرمایشون کا تو ذکر ہی کیا - بن مانگے لوگ کلیجے نکال
نکال کے دئے دیتے ہین - کوئی دل ہتیلی پر رکھے ہوے ہے - کوئی جان قربان کرتا ہے
یہان کسی کی نذر ہی نہین قبول ہوتی - کوئی بات نظر مین نہین سماتی - بے پروائی یہ کہ

کوئی جان بھی دے دے تو اِن کے نزدیک کوئی مال نہین - غرور ایسا کہ ہفت اقلیم کی
سلطنت انکی ٹھوکر پر ہے - ناز وہ جو کسی سے اوٹھایا نجائے - مگر اوٹھانے والے اوٹھا رہے
ہین - انداز وہ جو مار ہی ڈالے - مگر مرنے والے مری جاتے ہین - اِدھر اسکو رولا دیا -
ادھر اوسے ہنسا دیا - کسی کے کلیجے مین چٹکی لے لی - کسی کا دل تلوون سے مل ڈالا -
بات بات مین روٹھی جاتی ہین - لوگ منا رہے ہین - کوئی ہاتھ جوڑ رہا ہے - کوئی
منت کر رہا ہے - قول کیا اور مکر گئین - قسم کھائی اور بھول گئین - محفل بھر مین سبکی
نگاہ انکی طرف ہے - یہ آنکھ اوٹھا کے بھی نہین دیکھتین - پھر جدھر دیکھ لیا اودھر
سب دیکھنے لگے - جس پر انکی نگاہ پڑتی ہے اوس پر ہزارون نگاہین پڑتی ہین - رشک
کے مارے لوگ جلے جاتے ہین - یہ اور جان جان کے جلا رہی ہین - اور لطف یہ کہ
دل مین کچھ بھی نہین وہ بھی ہیچ یہ بھی ہیچ ہے - فقط بناوٹ - اگر وہ بیچارہ اس غرض
مین آگیا پھر کیا تھا پہلے بظاہر خود مرنے لگین ٥ آج کل اونکو بہت ہے مری خاطر
منظور + یا مری یا مرے دشمن کی قضا آئی ہے + مرین ان کے دشمن - آخر اوسی کو مار ڈالا -
اب جا کے کلیجے مین ٹھنڈک پڑی - اوس غریب کے گھر مین رونا پیٹنا پڑا ہے - یہ میٹھی
یارون کے ساتھ قہقہے لگا رہی ہین -

مرزا صاحب اِن سب باتون کو آپ مجھسے بہتر جانتے ہین - اور بیان کر سکتے ہین -
مگر یہ کرشمے دیکھ دیکھ کے میرے دل پر جو گذرتی تھی اوسکو مین ہی خوب جانتی ہون -
عورت کو عورت سے جو رشک ہوتا ہے اوسکی کچھ انتہا نہین ہے - سچ تو یہ ہے - اگرچہ
مجھے کہتے ہوے شرم آتی ہے - میرا دل چاہتا تھا کہ سب کے چاہنے والے مجھی کو
چاہین - اور سب کے مرنے والے مجھی پر مرین - نہ کسی کی طرف آنکھ اوٹھا کے دیکھین
نہ کسی پر جان دین - مگر میری طرف کوئی آنکھ اوٹھا کے بھی نہ دیکھتا تھا - بوا حسینی کی کوٹھری
جسکے در و دیوار سے لیکر چھت تک دھوین سے سیاہ تھی - اِسکے ایک طرف جھلنگا پلنگ
پڑا ہوا تھا اوسپر ہم اور بوا حسینی دونون رات کو پڑ رہتے تھے - ایک طرف اِس کوٹھری
مین چولھا بنا ہوا تھا اِسکے پاس دو گھڑے رکھے ہوے تھے - یہین دو بد قلعی سی پتیلیان
لگن - توا - رکابیان - پیالے - اِدھر اودھر پڑے رہتے تھے - ایک کونے مین آٹے
کی ٹکی رکھی رہتی تھی - اوسکے اوپر دو تین دالین - نمک مصالحہ - ہانڈی نہین اِسی کے پاس

جلانے کی لکڑیاں۔ سوختے۔ مصالحہ پیسنے کی سل۔ بٹہ۔ خلاصہ یہ کہ تمام گرگری خانہ یہین تھا۔ چولھے کے اوپر دیوار مین دو کیلیان لگی تھین۔ کھانا پکاتے وقت اوسپر چراغ رکھ دیا جاتا تھا۔ اور ایک چکٹا ہوا چھوٹا سا ڈیوٹ پلنگ کے پاس دھرا رہتا تھا۔ کھانا پکانے کے بعد وہی چراغ اوسپر رکھ دیا جاتا تھا۔ چراغ مین پتلی سوت سی بتی پڑی ہے۔ ہوا اندھا اندھا جل رہا ہے۔ لاکھ اوکساؤ۔ لَو اونچی نہین ہوتی۔ اِس کوٹھری کی آرایشون مین دو چھینکے بھی تھے۔ انہین سے ایک مین پیاز رہتی تھی۔ اور دوسرے مین سالن۔ دال کی پتیلی۔ چپاتیان مولویصاحب کے واسطے ڈھانک کے رکھدی جاتی تھین۔ پیاز والا چھینکا تو چولھے کے قریب تھا اور یہ دوسرا میرے سینے پر تھا۔ جسکے بوجھ سے کھانا گویا میرے سینے پر دھرا رہتا تھا۔ اگر پلنگ پر آچانک اوٹھ کھڑی ہوئی تو سالن کی پتیلی کھٹ سے سر مین لگی۔ صبح سے دس گیارہ بجے تک مولویصاحب کی قمچیان۔ اور شام سے نو بجے تک اوستادجی کی جھڑکیان اور سارنگی کے گزون کی مار۔ یہ ہمارا اخلاص پیار تھا۔ یہ سب کچھ تھا مگر مین اپنے کرتوتون سے باز نہ آتی تھی۔

اوّل اوّل تو مجھے آئینہ دیکھنے کا شوق ہوا۔ اب میرا سن چودہ برس کا تھا۔ اِدھر بوا حسینی کوٹھری سے ٹلین اودھر مین نے اونکی پٹاری سے آئینہ نکالا۔ اپنی صورت دیکھنے لگی۔ اپنا ناک نقشہ۔ اور رنڈیون سے ملاتی تھی۔ مجھے اپنے چہرے بھر مین کوئی چیز بُری نہ معلوم ہوتی تھی بلکہ اورون سے اپنے کو بہتر سمجھتی تھی (اگرچہ درحقیقت ایسا نہ تھا)۔

رسوا۔ تو کیا آپ کی صورت کسی سے بُری تھی۔ آپ سیکڑون مین اچھی ہو۔ اوسوقت تو اور بھی جوبن ہوگا۔

امراؤ۔ تسلیم۔ خیر۔ اب اِس تعریف کو رہنے دیجیے۔ بالکل بےمحل اور بےموقع ہے۔ معاف کیجیے گا۔ مگر ہان اوسوقت میرا ایسا ہی خیال تھا۔ اور یہ خیال میری جان کے لیے آفت تھا۔ مین دل ہی دل مین کہتی تھی ہائے مجھ مین کیا برائی ہے جو کوئی میری طرف توجہ نہین کرتا۔

رسوا۔ یہ تو ممکن نہین کہ کسی کو آپ کی طرف توجہ نہو۔ نگاہین ضرور پڑتی ہونگی۔ مگر بات یہ تھی کہ آپ کی سِنّی نہین ہوئی تھی۔ خانم سے لوگ ڈرتے تھے اِسلیے آپ سے کوئی نہ بولتا ہوگا۔

امراؤ- شاید یہی ہو- مگر مجھے اتنی تمیز کہان تھی- میری تو وہ مثل تھی- "بی دولتی اپنے پیسے مین آپ ہی گھولتی" اپنی ہمجولیون کو دیکھ دیکھ کے پھُکی جاتی تھی- کھانا پینا حرام تھا- راتون کی نیند اوڑ گئی تھی-

اوسی زمانے مین پھر کنگھی چوٹی کا شوق ہوا- کنگھی کرتے وقت اور بھی صدمہ ہوتا تھا- اسلیے کہ کوئی چوٹی کا گوندھنے والا نہ تھا- جب بسم اللہ کی چوٹی نواب چھبن صاحب اپنے ہاتھ سے گوندھتے تھے- میرے سینے پر سانپ لوٹ جاتا تھا- یہان کون تھا- وہی بوا حسینی- وہ بھی جب اونھین فرصت ہوئی- نہین تو دن دن بھر بال کھُلے ہین- سر جھاڑ- مُنہ پہاڑ- پھر رہی ہون- آخر مین نے اپنے ہاتھ سے چوٹی گوندھنا سیکھا- اور تو سب رنڈیان دن بھر مین تین تین جوڑے بدلتی تھین- یہان وہی آٹھوین دن- پوشاک بھی بھاری نہ تھی- وہ لوگ کارچوبی جوڑے پہنتے تھے- یہان وہی گلبدن کا پاجامہ- ململ کا دوپٹہ- بڑی برائی ہوئی لچکے کی تیلی دے دی گئی-

اسپر بھی کپڑے بدل کے میرا جی چاہتا تھا مردون مین جا کے بیٹھون- کبھی بسم اللہ کے کمرے مین چلی گئی- کبھی امیر جان کے پاس- مگر جہان جاتی تھی کسی نہ کسی بہانے سے اوٹھا دیجاتی تھی- اِن لوگون کو میرا بیٹھنا ناگوار تھا- سب کو اپنی اپنی مزیداریون کا خیال تھا- مجھے کون بیٹھنے دیتا تھا-

اور نہ بیٹھنے دینے کا ایک اور بھی سبب تھا کہ اون دنون میری طبیعت مین کسی قدر شرارت سما گئی تھی- جہان بیٹھتی کسی کو ٹھینگا دکھا دیا- کسی کا مُنہ چڑھا دیا- کسی کے چٹکی لے لی- ہر طرح مردون سے لگاوٹ کرتی تھی- اِس وجہ سے لوگ میرے بیٹھنے کے روادار نہ تھے-

مرزا صاحب آپ سمجھ سکتے ہین کہ گوہر مرزا ایسے وقت اور اِس حالت مین مجھے کس قدر غنیمت معلوم ہوتا تھا- اِسلیے کہ وہ مجھسے پیار کی باتین کرتا تھا- مین اوسکو چھیڑتی تھی وہ مجکو چھیڑتا تھا- مین اوسی کو اپنا چاہنے والا سمجھتی تھی- اور وہ بھی اون دنون مجکو چاہتا تھا- جب صبح کو مکتب مین آتا- کہین دو نارنگیان جیب مین چھپی ہین- مجھے چپکے سے دیدین- کسی دن حلوا سوہن کی ٹکیہ لیتا آیا- مجکو کھلا دی- ایکدن نہین معلوم کہان سے ایک روپیہ لایا تھا- وہ بھی مجھے حوالے کر دیا- ہزارون روپے مینے

اپنی زندگی مین اپنے ہاتھ سے اوٹھائے ہون گے مگر اوس ایک روپے کے پانے کی خوشی کبھی نہ بھولون گی۔ اسکے پہلے مجھے پیسے تو بہت ملے تھے۔ مگر روپیہ کبھی نہ ملا تھا۔ وہ روپیہ بہت دن تک مین نے مجگور رکھا۔ اسلیئے کہ اوسکے صرف کی کوئی ضرورت مجھے نہ تھی۔ اور اگر تھی بھی تو یہ خیال تھا کہ اگر اسے صرف کرتی ہون تو لوگ پوچھین گے کہان سے ملا۔ تو کیا بتاؤنگی۔ رازداری کی سمجھ مجھے بھی آگئی تھی۔ اور یہ سمجھ بغیر سن تمیز کو پہونچے نہین آتی۔ بیشک مین سن تمیز کو پہونچ چکی تھی۔

ایک شاطر چور دل میرا چرا کر لے گیا؎
پاسبان کمبخت سب سوتے کے سوتے رہگئے

برسات کے دن ہین آسمان پر گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ پانی تل دھار اوپر دھار برس رہا ہے۔ بجلی چمک رہی ہے۔ بادل گرج رہا ہے۔ مین بوا حسینی کی کوٹھری مین اکیلی پڑی ہون۔ بوا حسینی خانم صاحب کے ساتھ حیدری کے گھر گئی ہوئی ہین۔ چراغ گل ہو گیا ہے۔ اندھیری وہ کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا۔

اور کمرون مین جشن ہو رہے ہین کہین سے گانے کی آواز آرہی ہے کہین قہقہے اوڑ رہے ہین۔ ایک مین ہون کہ اس اندھیری کوٹھری مین اپنی تنہائی پر رو رہی ہون۔ کوئی آس پاس نہین ہے۔ دل پر جو گذر رہی ہے دل ہی جانتا ہے۔ جب بجلی چمکتی ہے مارے ڈر کے دولائی سے مُنہ ڈھانپ لیتی ہون۔ جب گرج کی آواز آتی ہے کانون مین اونگلیان دے لیتی ہون۔ اسی عالم مین آنکھ لگ گئی۔ اتنے مین یہ معلوم ہوا۔ جیسے کسی نے زور سے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میری گھگھی بندھ گئی۔ مُنہ سے آواز تک نہ نکلی۔ آخر بیہوش ہو گئی۔ - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - - - -

صبح کو چور کی ڈھونڈھیا ہوئی۔ وہ کہان ملتا ہے۔ خانم مُنہ تھوتھائے بیٹھی ہین۔ بوا حسینی بڑبڑاتی پھرتی ہین۔ مین ٹھگ ماری سی چپکی بیٹھی ہون۔ سب پوچھ پوچھ کے تھک گئے مگر مجھے کچھ معلوم ہو تو بتاؤن۔

رسوا۔ یہ نہین کہتے ہین کہ اگر معلوم بھی ہو تو کیون بتاؤن ؟۔